استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

حکومت ہر ملازم افسر کی مندرجہ ذیل طریقے سے امداد کرتی ہے۔

۱۔ بینوولنٹ فنڈ: یہ فنڈ ہر ملازم کی تنخواہ سے جبراً کاٹا جاتا ہے اور ملازم اس کو اپنی زندگی میں حاصل نہیں کرسکتا چاہے ریٹائر ہی کیوں نہ ہو جائے، اس کی موت کے بعد متوفی کی اولاد یا بیوی یا والدین کو یہ رقم دی جاتی ہے اگر ان میں سے کوئی بھی نہ ہو تو بیوہ بہن کو یہ رقم دی جاتی ہے۔ بہن کے خاوند کے زندہ ہونے کی صورت میں یہ رقم کسی کو بھی نہیں ملتی حتی کہ سگے بھائیوں کو بھی نہیں ملتی۔

۲۔ گریجویٹی: یہ رقم پنشن کا ایک حصہ ہے جو ملازم کی تنخواہ سے نہیں کاٹی جاتی یہ رقم بھی ملازم کے فوت ہونے کی صورت میں بیوی بچے یا والدین کے نہ ہونے کی صورت میں بیوہ بہن کو ملتی ہے، اگر بہن کا شوہر زندہ ہو تو کسی کو بھی نہیں ملتی۔

۳۔ گروپ انشورنس: یہ رقم ملازم کی تنخواہ سے جبراً کاٹی جاتی ہے، اور ملازم کے پنشن ہونے کی صورت میں اس کی زندگی میں یہ رقم اسے ملتی ہے، اور اگر ملازم دوران ملازمت فوت ہو جائے تو یہ رقم اس کے بیوی بچے اور والدین نہ ہونے کی صورت میں اس کی بہن کو ملتی ہے بشرطیکہ بہن بیوہ ہو، بھائیوں کو یا کسی اور کو ہرگز نہیں ملتی۔

۴۔ جی پی فنڈ: یہ فنڈ بھی ملازم کی تنخواہ سے جبراً کاٹا جاتا ہے اور ملازم کی عمر پچاس سال ہو جائے تو وہ یہ رقم وصول کرسکتا ہے، اگرچہ ریٹائر نہ بھی ہو، اور اگر اس سے پہلے اسکو نکالنا چاہے تو اس کا کچھ حصہ ملتا ہے جو کہ تنخواہ سے کاٹ کر واپس لیا جاتا ہے، اور ریٹائر ہونے کی صورت میں یہ فنڈ مکمل ملتا ہے۔ یہ رقم پہلے تین قسموں کے برعکس ملازم فوت ہونے کی صورت میں اس کے ورثاء حاصل کرسکتے ہیں۔ اس میں صرف بیوی بچے یا والدین یا بیوہ بہن نہ ہونے کی صورت میں یہ فنڈ واپس حکومت کو نہیں جاتا بلکہ کسی اور وارث کو بھی دیا جاتا ہے، مثلاً سگے بھائی وغیرہ۔

مذکورہ تفصیل کے بعد عرض یہ ہے کہ ایک ایسے ملازم افسر کا انتقال ہوا جسکی نہ بیوی ہے نہ اولاد اور نہ والدین ہیں صرف دو سگے بھائی اور ایک سگی بیوہ بہن ہے۔ جی پی فنڈ کے علاوہ باقی تمام رقم حکومت کی طرف سے صرف بہن کو ملی ہے جو کہ بیوہ ہے اور اب بھائی بہن سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ یہ رقم شریعت کی رو سے ہمیں بھی ملنی چاہیئے اور قانون وراثت کی رو سے تقسیم ہونی چاہیئے آیا شریعت کی رو سے بھائی اس رقم کے حقدار ہیں یا نہیں؟ ہر دو صورتوں کو از راہ کرم مدلل مفصل تحریر فرمائیں اللہ تعالی آپ حضرات کے مساعی کو قبول فرمائے۔ نیز پنشن کا کچھ حصہ بھی بیوہ بہن کے نام جاری ہوا ہے، بھائی مطالبہ کر رہے ہیں کہ یہ پنشن بھی ہم سب کے درمیان تقسیم ہونی چاہیئے اسکا بھی جواب تحریر فرمائیں کہ بھائیوں کا بھی اس میں حق ہے کہ نہیں؟

المستفتی: محمد امتیاز گلگت

الجواب حامداً ومصلیاً

سوال پر غور کیا گیا سوال میں بینوولنٹ فنڈ، گریجویٹی اور گروپ انشورنس کے متعلق ادارہ

کا جو ضابطہ اور قانون لکھا گیا ہے اس کی رو سے ادارہ یہ تمام فنڈز مرحوم ملازم کے پس ماند گان میں سے جس کو متعین کر کے دیگا وہ ان تمام فنڈز کا مالک ہو جائیگا، اس کے علاوہ دوسرے کسی وارث کو اس سے حصہ نہیں ملیگا۔ کیونکہ مذکورہ قانون کے مطابق یہ فنڈز مرحوم ملازم کے ترکہ میں شامل نہیں ہیں بلکہ مرحوم ملازم کے پسماندگان کے لئے ادارہ کی طرف سے ایک عطیہ ہے اور عطیہ کا حکم یہ ہے کہ جس کو متعین طور پر دیا جاتا ہے وہی اس کا مالک ہوتا ہے۔

تاہم گروپ انشورنس کے بارے میں مزید تفصیل یہ ہے کہ اگر گروپ انشورنس کی رقم ادارہ اپنے خزانہ میں شامل کر کے مرحوم ملازم کے پسماندگان کو دیتا ہے تو اس کا لینا جائز ہے، لیکن اگر گروپ انشورنس کی یہ رقم براہ راست انشورنس کمپنی سے وصول کرنی پڑتی ہے تو اس صورت میں اتنی رقم وصول کرنا جائز ہے جتنی رقم ادارہ نے پریمیم کے طور پر انشورنس کمپنی کو ادا کی ہے اس سے زائد رقم لینا جائز نہیں، اگر غلطی سے لے لی ہے تو اس زائد رقم کو صدقہ کر دینا واجب ہے۔

اور جہاں تک جی، پی فنڈ کا تعلق ہے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر یہ فنڈ جبری ہے تو اس پر اصل رقم کے ساتھ سود کے نام سے جو زائد رقم ملتی ہے وہ شرعاً سود نہیں ہے ورثاء کیلئے اس کو لینا جائز ہے، بشرطیکہ یہ رقم ادارہ اپنے خزانے سے دے، لیکن اگر یہ فنڈ اختیاری ہے تو اس میں ربا کا شبہ ہے اس لئے سود کے نام سے ملنے والی زائد رقم سے احتیاط کرنا بہتر ہے، البتہ اصل رقم لینا درست ہے۔ بہر حال یہ فنڈ جبری ہو یا اختیاری اس کی رقم چونکہ ملازم کو ادا کرنا قانونی طور پر ادارہ کیلئے لازمی ہے اور ملازم اپنی زندگی ہی میں

اس کا مطالبہ بھی کرسکتا ہے اس لئے یہ رقم اس کے ترکہ میں شامل ہوکر تمام ورثاء پر اصول میراث کے مطابق تقسیم ہوگی۔

اس تفصیل کے بعد مذکورہ سوال کا جواب یہ ہے کہ بینوولنٹ فنڈ، گریجویٹی، گروپ انشورنس اور پنشن کی یہ رقم جب ادارہ مرحوم ملازم کی بیوہ بہن کو مخصوص کرکے دیتا ہے تو یہ بہن ان تمام رقوم کی تنہا مالک ہے، دونوں بھائیوں کو اس سے کچھ نہیں ملے گا، لہذا بہن سے کسی حصے کا مطالبہ کرنا صحیح نہیں ہے، اور جہاں تک جی پی فنڈ کا تعلق ہے وہ مرحوم ملازم کا ترکہ ہے اس لئے بیوہ بہن تنہا اس کی مالک نہیں ہے، بلکہ اصول میراث کے مطابق دونوں بھائیوں کو بھی اس سے حصہ ملے گا۔ واللہ سبحانہ اعلم

محمد کمال الدین احمد راشدی

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۲_۴_۱۴۱۳ھ

بینوولنٹ فنڈ، گروپ انشورنس اور پراویڈنٹ فنڈ کے بارے میں جواب صحیح ہے، البتہ گریجویٹی کے ضوابط مختلف اداروں میں مختلف ہوتے ہیں اصل مدار یہ ہے کہ اگر گریجویٹی کا ملازم زندگی میں حقدار ہوگیا تھا تو وہ تنخواہ کا حصہ ہوکر ترکے میں شامل ہوگا اور اگر نہ ملازمت کی شرائط کا حصہ تھا اور نہ ملازم زندگی میں اس کا حقدار تھا تو اس کا حکم بھی بینوولنٹ فنڈ جیسا ہوگا۔ واللہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۲_۴_۱۴۱۳ھ

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۲_۴_۱۴۱۳ھ

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۲_۴_۱۴۱۳ھ

جی پی فنڈ کا شرعی حکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

اس مسئلہ کے جواب میں کچھ تفصیل ہے وہ یہ ہے کہ پراویڈنٹ فنڈ میں ملازم کی تنخواہ سے جو رقم کاٹی جاتی ہے اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) کہیں جبری کاٹی جاتی ہے یعنی اس میں ملازم کے اختیار کا کوئی دخل نہیں ہوتا، غیر اختیاری طور پر محکمہ کاٹ لیتا ہے۔

(۲) اور کہیں اختیاری طور پر ملازم کی تنخواہ سے ایک مخصوص متعین حصہ محکمہ کاٹتا ہے، ہر صورت کا حکم الگ الگ ہے اور وہ یہ ہے کہ جبری طور پر جو رقم کاٹی جاتی ہے وہ اور جو رقم محکمہ خود اپنی طرف سے دیتا ہے یہ دو قسم کی رقمیں تو بلاشبہ ملازم کے لئے حلال ہیں، اسی طرح محکمہ اگر ان دونوں رقموں سے حلال اور جائز کاروبار کر کے اس کا نفع ملازم کو دیتا ہے تو وہ بھی حلال ہی لیکن اگر کمپنی یا محکمہ ان دونوں رقموں سے کوئی حرام اور ناجائز کاروبار کر کے اس کا نفع ملازم کو دیتا ہے تو اس کی پھر دو صورتیں ہیں:-

ایک صورت تو یہ ہے کہ محکمہ یہ نفع (جو حرام ہے) بینک وغیرہ سے خود وصول کرے اور اپنے مرکزی اکاؤنٹ میں جمع کرے جب کہ مرکزی اکاؤنٹ کا اکثر و بیشتر سرمایہ حلال ہو اور وہاں سے ملازم کو اپنے وقت پر اصل پراویڈنٹ فنڈ یا جی پی فنڈ کے ساتھ یہ نفع بھی ملے تو ملازم کے حق میں یہ نفع حرام نہیں ہے اور اس کو یہ نفع وصول کرنا جائز ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ محکمہ یہ حرام نفع خود وصول نہ کرے بلکہ ملازم خود جا کر بنک یا انشورنس کمپنی سے وصول کرے ایسی صورت میں ملازم کو یہ حرام نفع وصول کرنا اور اپنے استعمال میں لانا حلال نہیں لہٰذا ملازم یہ نفع ہرگز وصول نہ کرے اور اگر غلطی یا لاعلمی سے وصول کر لے تو مال حرام سے بچنے کی نیت سے کسی غریب محتاج آدمی کو دیدے اور آئندہ وصول بالکل نہ کرے، اور کمپنی یا محکمہ کے لئے بھی ہر حال میں فنڈ کی رقم کسی حرام کاروبار کرنے والے ادارے میں لگانا اور حرام نفع حاصل کرنا جائز نہیں۔

البتہ اختیاری طور پر پراویڈنٹ فنڈ میں جو رقم کٹوائی جائے اس پر جو رقم محکمہ بنام سود دے گا اس سے اجتناب کیا جائے کیونکہ علماء کی تحقیق کے مطابق یہ بعینہ سود اگرچہ نہیں ہے تاہم تشبہ بالربا ضرور موجود ہے اور اس سے سود خوری کا ذریعہ بن سکتا ہے اس لئے یہ رقم وصول ہی نہ کرے یا وصول کرنے کے بعد صدقہ کر دے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد عبداللہ عفی عنہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
۲۰-۱۱-۱۴۱۱ھ

الجواب صحیح
احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۲۱/۱۱/۱۴۱۱ھ